عجیب کی کتاب البخلاء

لکھ پتی بخیلوں کے عجیب و غریب واقعات

وال اسٹریٹ لندن کی بیٹی گریٹ کو اپنے باپ کی وراثت سے دس لاکھ پونڈ ملے تھے۔ لیکن اس نے اس رقم میں اتنا اضافہ کر دیا کہ دو کروڑ پونڈ تک پہنچ گئی۔ یہ عورت کپڑوں کے استعمال کی بجائے اپنے بدن پر پرانے اخبار باندھ لیا کرتی تھی۔ تاکہ وہ سردی سے بچ سکے۔ وہ صابن بچانے کے خیال سے کئی کئی ہفتے نہایا نہیں کرتی تھی۔ برطانیہ میں ایک ریلوے لائن اسکی ملکیت تھی۔ مرنے سے پیشتر اس نے پادری کو خط لکھا کہ مجھ کو فلاں مقام تک جانا ہے۔ اور میرے پاس کوئی کرایہ نہیں ہے۔ مہربانی کر کے میرے لئے کرایہ کا بندوبست کر دو۔ چنانچہ اس کیلئے پادری نے کرایہ کا انتظام کر دیا۔

ایک اور کنجوس رسل سیج نے دو کروڑ پونڈ کی جائیداد پیدا کی لیکن بوڑھا ہونے پر بلکہ مرنے تک اس کے جسم پر وہی سوٹ رہا جو اس نے جوانی میں بنوایا تھا۔ وہ ناشتہ کے وقت بازار میں گھومتا رہتا اور سب سے ارزاں قسم کا کھانا تلاش کرتا اور اسکی قیمت میں کمی کرنے پر اصرار کرتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنے دفتر سے ایک لڑکے کو سینڈوچ خریدنے کے لئے بھیجا۔ لڑکا تین پنس کی بجائے چھ پنس خرچ کر آیا۔ اس نے اسے ڈانٹا اور اسکی تنخواہ میں سے تین پنس کاٹ لئے اور کہا کہ اگر تو غریب نہ ہوتا تو میں تجھے نوکری سے جواب دے دیتا۔ اس کے دفتر کی یہ حالت تھی کہ دیواروں پر کبھی سفیدی نہیں ہوتی تھی۔ وہ دفتر کے لئے پرانے میز کرسیاں خرید لیا کرتا تھا۔ ۱۸۸۳ء میں اسے دو لاکھ پونڈ کا خسارا ہو گیا اگرچہ وہ تین کروڑ پونڈ کا مالک تھا۔ پھر بھی اسے اتنا صدمہ ہوا کہ اس نے ایک وقت کا کھانا چھوڑ دیا۔ اور اس خسارہ کو یوں پورا کرنے کی کوشش کی وہ ایسے سوٹ میں مرا جسے وہ پچاس سال سے پہنے چلا آ رہا تھا۔ چونکہ وہ لاولد تھا اس لئے اسکی ساری کمائی سے ایک رسل سیج فاؤنڈیشن قائم کر دی گئی۔

بعض اوقات کوئی خاص صدمہ انسان کے اوضاع و اطوار پر بہت بڑا اثر ڈالتا ہے۔ رابرٹ ایلنگٹن

۲۰، ۲۵ برس کی عمر میں بڑا شوقین مزاج تھا۔ وہ ایک تاجر کا لڑکا تھا اور ایک حسینہ کے دام محبت میں گرفتار تھا۔ اس نے ایک مہ جبین کو شیشے میں اتارنے کے لئے لاکھ جتن کئے۔ مگر ناکام رہا۔ اس واقعہ سے اس کے دل کو ایسا صدمہ پہنچا کہ اس کی زندگی میں انقلاب آگیا۔ خوش پوش نوجوان ڈبرٹ دفعۃً متاثر ہُوا اور عمر بھر پرانے چیتھڑوں میں ملبوس رہا۔ اس نے اپنے تمام ذاتی ملازموں کو برطرف کر دیا۔ اور بنگلہ کے ایک تاریک کمرہ میں رہنے لگا۔ اس نے اس واقعہ کے بعد عمر بھر کوئی نیا سوٹ نہیں بنوایا۔ باپ کی موت کے بعد باپ کے بہت سے کپڑے رہ گئے تھے وہ یکے بعد دیگرے ان کو پہنتا رہا۔ لیکن طریقہ یہ تھا کہ جب تک ایک سوٹ پھٹ نہ جاتا تھا دوسرا صندوق میں سے نہیں نکالتا تھا۔ اسکی زندگی کا انحصار دودھ اور روٹی کے ایک ٹکڑے پر رہا۔ البتہ پھل اسے اپنے باغ سے مل جایا کرتے تھے۔ اس کے کمرے میں کوئی فرش نہیں تھا اور کھڑکیوں کی صفائی عمر بھر نہیں کی گئی تھی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک پادری اس سے ملنے آیا۔ رات کا وقت تھا بات چیت کے دوران چراغ کا تیل ختم ہوگیا۔ اس نے تیل منگوانے کی بجائے پادری سے کہہ دیا کہ اندھیرا ہماری بات چیت میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا کر سکتا۔ یہ سن کر پادری صاحب ہنس دیئے اور خدا حافظ کہہ کر چل دیئے۔ یہ کروڑپتی ۱۹۳۶ء میں انتقال کر گیا۔ اس وقت اس کے پاس ۹۰ لاکھ پونڈ تھے۔ حکومت نے اس کے قریبی رشتہ داروں کی تلاش شروع کی مگر کوئی ایسا شخص نہ مل سکا جو اسکی جائداد کا حقیقی وارث بن سکے۔

بقیہ : حدیث کی اہمیت

اسکو لے لیا کرو اور جس چیز سے روک دیں اس سے رک جایا کرو۔)

چنانچہ ایک عورت نے حضرت ابن مسعودؓ سے عرض کیا کہ تم کیسے لعنت کرتے ہو واشمہ و مستوشمہ وغیرہ پر۔ حالانکہ قرآن میں ایسے موقعہ پر لعنت کرنا کہاں مذکور ہے۔ آپ نے فرمایا — لو قرأتیہ لوجدتیہ یعنی اگر تو قرآن پڑھتی تو اس حکم کو پالیتی۔ اور آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ما اتکم الرسول — الخ (یعنی جو چیز تم کو رسولؐ دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے باز رہو یعنی ان کے امر کی تعمیل کرو۔ اور انہی سے باز رہو) اور چونکہ رسولؐ نے لعنت کی ہے۔ اس لئے میں بھی لعنت کرتا ہوں۔ اور رسول کے قول و فعل کی اطاعت کا وجوب قرآن سے ثابت ہے۔

غرض ابن مسعودؓ کے اس قول سے یہ ثابت ہو گیا کہ قرآن کا تبیانا لکل شئ (اس میں ہر چیز موجود ہے۔) ہونا عام ہے۔ کلیاً یا جزئیاً اور گو قرآن جزئیاً اس مضمون پر دال نہیں مگر کلیاً دال ہے اور حدیث جزئیاً دال ہے۔ اب یہ شبہ رفع ہو گیا کہ قرآن کافی ہے اور سنت کی حاجت نہیں پس اصل حجت اور شاہد حکم یہ دونوں ہیں۔ پس اگر کوئی دعویٰ ایک شاہد سے ثابت کیا جاوے تو کسی کو کہنے کا حق نہیں کہ ہم تو دوسرے شاہد کی شہادت سے مانیں گے۔ (وعظ۔ شعبان)